

بھاگے تھے ہم بہت، سو اسی کی سزا ہے یہ
 ہو کر اسیر داتے ہیں، راہزن کے پاؤ
 مرہم کی جستجو میں، پھرا ہوں جو دور دور
 تن سے سوافکار ہیں، اس خستہ تن کے پاؤ
 اندر سے ذوقِ دشتِ نوردی کہ بعد مرگ
 ملتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پاؤ
 ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف
 اڑتے ہوئے الجھتے ہیں، مرغِ چمن کے پاؤ
 شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
 دکھتے ہیں آج اُس بُتِ نازک بدن کے پاؤ
 غالب! مرے کلام میں کیوں کر مزا نہ ہو؟
 پیتا ہوں دھوکے خس و شیریں سخن کے پاؤ
 اس سے محبت کا یہ انتہائی اظہار کر سکوں۔

۲۔ لغات - ہیہات : لفظی معنی "بہت بعید ہے" اردو میں یہ
 کلمہ تاسف ہے اور اس کے ایک ٹکڑے یعنی "ہات" کو پاؤں سے مناسبت ہے۔
 پاؤں پڑنا : قدم چومنا، عزت اور تعظیم کرنا۔
 پیرزن : مشہور ہے کہ فرہاد سے کہا گیا تھا، پہاڑ چیر کر شیریں کے باغ

چنانچہ ہندو برہمنوں
 کے پاؤں دھو کر
 پیتے تھے۔ راجاؤں
 میں بھی یہی دستور
 رہا۔

شرح :

میں اس حسین و
 جمیل کے پاؤں
 اس لیے دھوتا
 ہوں کہ دھوون
 پی جاؤں تو وہ
 منہ سے اپنے
 پاؤں کھینچ کر لگن
 سے باہر رکھ
 لیتا ہے۔ یعنی
 مجھے یہ سعادت
 بھی حاصل نہیں
 کرنے دیتا کہ